بسمِ اللہ الرحمن الرحیم

ستارہ جو ڈوب گیا

شعبہ نشرو اشاعت:

جموں و کشمیر پیپلز لیگ

He raised his glass. Then he pulled a piece paper from his pocket and waved it gally towards the English man. the bastard sign the act of accession and now that we have got it, we will never let it go".

ہم اسے اب کبھی جانے نہیں دیں گے اسی عزم اور ارادے کے ساتھ کشمیر کو بھارت کے ساتھ جبری الحاق کروایا اور اس ارادے کی ہیت تبدیل کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ہم کشمیر کے ہندوستان کے ساتھ الحاق کو اس شرط پر قبول کرتے ہیں کہ جوں ہی کشمیر میں امن بحال ہو جائے تو کشمیری عوام کے رائے کا احترام کیا جائے اور انہیں الحاق کے بارے میں آزادانہ رائے دہی کا حق دیا جائے چنانچہ ۲۷ اکتوبر کو لاڈ مونٹ بیسٹن جو کہ اُس وقت ہندوستان کا گورنر جنرل تھا کشمیر کے ہندستان کے ساتھ اس فرضی الحاق کو تسلیم کرتے ہوئے مہاراجہ ہری سنگھ کو لکھتے ہیں کہ۔

Constituently wtih the policy that, incase of any, state where the issue of accession has been the subject of dispute, the issue of accession should be decided inaccordance with the wishes that as soon law and order had been restored in Kashmir and her soil cleared of the invaders the question of states accession should be selled by reference to the people.

بھارتی افواج کا داخلہ

اسی اثناد میں بھارت نے اپنا چھاتہ بردار فوج سرینگر کے ہوائی اڈے پر اور کشمیر کے باقی علاقوں میں اُتار دیا تاکہ کشمیر کی تحریک آزادی کو دبایا جاسکے لیکن دُنیا کی آنکھوں میں دھول چھونکنے کیلئے اور اپنے اس ناجائز قبضے کا جواز پیدا کرنے کیلئے اعلان کیا کہ جونہی کشمیر میں امن بحال ہو جائے

کشمیریوں کی رائے دہی کا احترام کیا جائے گا۔

پاکستان نے بھارت کی اس ناجائز اور بلاجواز کاروائی کی دھوکہ دہی اور فریب کاری اور فو... کے داخلے کو ننگی جارحیت سے تعبیر کرتے ہوئے اس جابرانہ قبضے کی کھل کر مخالفت کی اور اس جبری تسلط کو قبول کرنے سے انکار کیا۔ادھر ریاست کشمیر کے لوگ بھگوڑے مہارجہ کے اس الحا... کی تعمیل کو بلاجواز۔ دغابازی اور غیر آئینی قراد دیتے ہوئے برسر بغاوت ہوئے اور انہوں... بھارتی افواج کے کشمیر کی اس غیر آئینی اور بلد جواز دستاویز کی بنیاد پر کشمیر میں داخل ہونے کو بھارت کی ننگی جارحیت تصور کیا اور وہ ان افواج کی واپسی کا مطالبہ کرنے لگے۔

مسلہ کشمیر بین الاقوامی اداروں میں جب کشمیر میں حالات ابتر ہوئے اور کشمیری عوام نے بھارتی تسلط کے خلاف ہمہ گیر احتجاج شروع کیا تو اُس وقت بھارتی وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے وزیراعظم پاکستان کو خط لکھا کہ۔

I Should like to make it clear that the question of aiding Kashmir in this emergency in not designed in any way to influence the state to accede to India. Our view which we have repeatedly make public is that the question of accession in any disputed territory or state must be decided in accordance with the wishes of the people and we adhere to this view.

لیکن جب کشمیر میں کشت خون جاری رہا اور بھارتی سرکار کو بین الاقوامی اداروں اور دیگر ممالک کے سامنے شرمندگی کا منہ دیکھنا پڑا تو انہوں نے سلامتی کونسل میں بھی ایک قرارداد دائر کی جسمیں کشمیری عوام کو حق خودرادیت دینے کا وعدہ کیا گیا اور جس قرارداد کو اقوام متحدہ نے ۱۸۔اگست ۱۹۴۸ء اور ۵۔ جنوری ۱۹۴۹ء دوبارہ قبول کیا اور منظوری دے دی۔

مئے رنگین جام ومینا کی گردشیں ہیں۔ میں چھوٹے چھوٹے گھروں کی چھوٹی سی زندگی میں کھڑا ہوا ہوں۔ اندھیرے قصبوں کو یاد کرکے تڑپ رہا ہوں وہ جن کی گلیوں میں میرے بچپن کی یادیں اب تک بھٹک رہی ہیں میرے وطن عزیز کو ناپاک کرنے والوں میں ان پرانی عوامی بغاوتوں کا ترجمان ہوں" میں اپنے اہل وطن کے احساس اور جذبات کی زبان ہوں مرتے وقت میرے لب بھی تمہیں یہ پیغام دے جائیں گے۔

لبوں سے پھوٹ رھی ھے کرن تبسم کی
سحر کا نور لئے رنگ انقلاب لئے

بالا آخر ۱۷، اپریل ۱۹۹۸ء کی بھیانک سیاہ رات کے ساڑھے گیارہ بجے ظالم وجابر حکمرانوں کی ایماء پر سفاک انسانیت کے دشمن اور ــــــــــ نے دائمی امن۔ پیکر حریت۔ فخر قوم وملت۔ محسن مظلوماں کو احمد نگر سرینگر سے گرفتار کرکے ناپاک عزائم کے تحت انہیں گولی مار کر پیپلز لیگ کو اعلٰی قیادت سے اور قوم کاشمیر کو اپنے ہمدرد و غم خوار فرزند سے محروم کردیا۔

گھروں سے تادرزندان وھاں سے مقتل تك
ھر ایك امتحان سے تیرے جان نثار گذرے ھیں

جموں کشمیر پیپلز لیگ اپنے شہید چیرمین ایس حمید وانی کی شہادت کی دوسری برسی پر یہ عہد کرتی ہے کہ ان کے ادھورے مشن کو پایہ تکمیل سے ہمکنار کرنا ہمارے لئے اولین درجہ رکھتا ہے۔ اور شاہ انقلاب کے اتحاد االنفاق کی علم بلند رکھنے کی پابند ہے۔ شہید حمید صاحب جو اتحاد کے علمبردار تھے۔ جن کا نام نہ صرف کل جماعتی حریت کانفرنس کے بانیوں میں شمار ہوتا ہے بلکہ انہوں نے کل جماعتی حریت کانفرنس بنانے میں کلیدی رول بھی ادا کیا۔ پیپلز لیگ اپنے شہید قائد کے نقش قدم پر چل کے مسلہ کشمیر کے پرامن حل کیلئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریگی اور اس عہد کی بھی پابند ہے کہاس خون سے سینچی تنظیم کیساتھ کسی کو بھی کھلواڑ کرنے کی اجازت نہیں دیجائیگی۔

چاند کر سرحد شاید یہ خبر پھنچی ھے - سرسبز شھروں کی وادی میں اندھیرا ھوگیا
ھم نے ارمان سحر میں شب کرنیں چوم لیں۔ تر لھو میں بھیگا بھیگا یہ سویرا ھوگا

۲۳ فروری ۱۹۹۶ء

پیپلز لیگ کے شہید چیرمین ایس حمید کے ساتھ ریاست کی موجودہ سیاسی وعسکری صورت حال کے حوالے سے ایڈیٹر "جبروت" کی بات چیت کا خلاصہ قارئین کے نذر ہے:

س۔ حمید صاحب ریاست کے موجودہ سیاسی وعسکری حال پر آپکا کیا تبصرہ ہے؟

ج۔ جہاں تک تحریک حریت کے حوالے سے یہاں کی موجودہ سیاسی وعسکری صورت حال کا تعلق ہے وہ اگرچہ کسی حد تک حوصلہ افزاء ہے لیکن زعماء حضرات کی مسلسل لاپروائیوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے مایوس کن بھی ہے۔ عوام الناس کی بے مثال اور عظیم قربانیوں کے طفیل موجودہ صورت حال سوفیصدی اطمینان بخش ہونی چاہیے تھی مگر بدقسمتی سے آپسی نااتفاقی، من مانیوں اور متصاد نظریات نے نہ صرف بیرونی سطح پر مسلہ کشمیر کی افادیت کو اثرانداز کردیا بلکہ اندرونی سطح پر بھی انتشاری کیفیت کو پیدا کرکے جان بوجھ کر عوام کو مایوسی کے دلدل میں دھکیل دیا ۔زعماء حضرات ایک دوسرے کی کھینچاتانی میں اپنے اپنے سیاسی مستقبل کی فکر میں لگے ہوئے ہیں جبکہ دوسری جانب عوام ظلم وجبر مار دھاڑ اور بربریت کا مردانہ وار مقابلہ کررہے ہیں۔ اور نوجوان عملی قربانیوں کے ذریعہ تحریک حریت کو برابر سنوار رہے ہیں بھارت انتقام کی آگ میں انسانی حقوق کی بے انتہا پامالیوں کے ذریعہ خود اپنی شکست کا اعتراف کررہا ہے میں سمجھتا ہوں کی ان حالات میں بھی اگر یہاں کے تمام سیاسی وعسکری زعماء حضرات ہوش کے ناخن لیں اور ایکبار پھر ایک جگہ جمع ہوکر بے جا حکمت عملیوں کے بجائے ایک ہوکر منظم وبااختیار پلیٹ فارم کے ذریعہ بامقصد پروگرام لیکر عوام کے سامنے آجائیں تو بے مقصد خون خرابہ کے بجائے موجودہ حالات کو سدھارا جاسکتا ہے۔

س۔ آپ نے سانحہ دری بل کے موقعہ پر احتجاجی جلسوں میں کہا کہ "ہم فی الحال بندوق کو اُٹھا کر رکھ لیتے ہیں اور سیاسی طور پر مسلہ کشمیر کو حل کرنیکی جدوجہد کا آغاز کرتے ہیں" موجودہ

لیکن بھارت نے پہلے ہی کہا تھا اور جس کا اصل اور حقیقی ارادہ تھا

کہ We never let it go لہذا انہوں نے اپنے اس وعدے پر عمل در آمد نہیں کیا۔ اور کشمیری عوام نے تب سے اس وعدے پر عمل در آمد کروانے کیلئے اپنی جدو جہد جاری رکھی اور یہ سلسلہ ۱۹۸۹ء تک جاری رکھا۔ لیکن جب بھارت ٹس سے مس نہیں ہوا اُس کے حکمرانوں ے لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے کے مصداق کا عملی مظاہرہ کیا تو کشمیری نوجوانوں نے بندوق ہاتھ میں تھام لیا جس کا پوری کشمیری قوم نے خیر مقدم کیا اور پوری قوم نے اُن مجاہدین کے پروگرام کی حمایت میں دل کے دریچے کھولدیئے۔ اس دوران بھارت نے حقوق انسانی کی پامالی کے تمام تر ریکارڈ مات کردئے نہتے عوام کو بلالحاظ عمر و جنس کے اپنی بربریت اور حوس کا نشانہ بنایا اور کروڑوں کی املاک تباہ کر کے بستیوں کی بستیوں کو کھنڈرات میں تبدیل کیا۔ ۹۰ ہزار سے زائد لوگ شہید کیئے گئے ان ہی شہدا میں جموں وکشمیر پیپلز لیگ کے چیرمین ایس حمید وانی صاحب بھی ایک ہیں۔ جسے شہادت کے بعد قوم نے شاہ انقلاب کا خطاب دیا۔

ایس حمید کون تھے:

مشاہ انقلاب کشمیر۔ صبر واستقامت کے پیکر۔ فکرو نظر کے درویش۔ ایثارو قربانی کے مجسمے۔ جوہر عشق سے آراستہ۔ داعی جہاد حق سے کون واقف نہیں۔ کسے نہیں معلوم اس شخص کے بارے میں۔ اخلاق و کردار جس کی پہچان ہو۔ آزادی وطن جس کا ایمان ہو۔ اتحاد واتفاق جس کا نعرہ ہو۔ ملت کی بقاء جس کی جنگ ہو۔ اس عظیم شخص کو ساری قوم ایس حمید کے نام سے جانتی ہے۔

شہید ایس حمید شہر سرینگر کے ایک قدیم علاقے نوہٹہ کے ایک متوسط گھرانے میں ۱۹۴۷ء میں پیدا ہوئے بچپن اپنے بزرگ نانا صوفی محمد اکبر کی صحبت میں گذار کر پلے بڑھے اور اس طرح حریت کے ایک عظیم ادارے سے پروان چڑھے اور پھر تحریک موئے مقدس ؐ سے ان پر اپنی مہر ثبت کردی۔ شہید ایس حمید نے ابتدائی تعلیم اسلامیہ سکول کرن نگر اور پھر اسلامیہ کالج اور گاندھی کالج سے گریجویشن حاصل کی۔ زمانہ طالب علمی میں ہی سولہ سال کی عمر میں اپنی عملی سیاسی

زندگی کا آغاز کیا اور سنہ ۱۹۶۶ء میں نوجوانوں کو منظم کر کے ینگ مینز لیگ میں بنیادی رکن کی حیثیت سے شامل ہوگئے۔ اور قابلیت وصلاحیت اور سیاسی سوجھ بوجھ کی بنیاد پر ۱۹۶۹ء میں اسی تنظیم کے صدر منتخب ہوئے سنہ ۱۹۷۰ء میں جب ہر طرف سیاسی خاموشی چھائی ہوئی تھی پوری قوم خواب غفلت میں سوئی تھی۔ جب پوری قوم کا سودا ہو رہا تھا تو سرفروشوں کی ایک جماعت نے ایس حمید کی قیادت میں بیگ پارتھاسارتھی بات چیت کیخلاف صدائے احتجاج بلند کیا۔ اس وقت کے ظالم حکمران نے انہیں طویل مدت کیلئے پابند سلاسل کردیا۔ مگر ان کی ہمت اور ان کے عزم کو توڑ نہ سکے۔ جیل کے اندر بھی ان کا جوش جذبہ کام کر گیا اور باقی ساتھیوں کی مدد سے دوسری تنظیموں کو متحد کرنے میں جٹ گئے۔ اور یوں ینگ مینز لیگ 'یوتھ لیگ 'اسلامک سٹوڈنٹس آرگنائزیشن اور الفتح جیسی حریت پسند تنظیموں کے ادغام انضمام کے بعد اکتوبر سنہ ۱۹۷۴ء میں اور شاہ انقلاب جناب ایس حمید وانی اس تنظیم کے وائس چیرمین منتخب ہوئے۔

قوم کا شمیر کا یہ عظیم اور تحریک حریت کا بے لوث سپاہی شہید ایس حمید وانی اپنے والدین کا اکلوتے سہارے۔ دو بہنوں کا اکلوتا رفیق وشفیق بھائی اور تین معصوم بچوں کا واحد کفیل، جن کی روپوشی نظر بندی اور گرفتاری نے ان کے گھریلو زندگی کو کافی حد تک متاثر کیا تھا۔ لیکن سرکاری نوکری یا باطل کے سامنے جھکنے اور مراعات کے عوض بکنے کے بجائے ایک چھوٹا سا کاروبار سنبھالا تھا۔ اس دوران بھی حریت پسند ساتھیوں کے ساتھ ان کے روابط رہے اور ذاتی جائیداد بیچ کر وقتاً فوقتاً ان ساتھیوں کی معاونت کرتے رہتے۔ ضمیر زندہ تھا دل میں ایک تڑپ تھی۔ ایک درد تھا۔ ضمیر کی آواز پر لبیک کہہ کر آزادی کی تڑپ اور جذبے نے سنہ ۱۹۸۹ء میں پھر میدان عمل میں لایا اور اس طرح اپنی قابلیت اور صلاحیت کا لوہا منوا کر سنہ ۱۹۹۰ء میں جموں کشمیر پیپلز لیگ کے چیرمین منتخب ہوئے اور اس تنظیم کی رگوں میں رقصاں ابلتے لہو کی مانند سرگرم تھے اور کشمیری قوم کی بقاء اور تنظیم کی آبیاری میں آخری دم تک مصروف عمل رہے۔ اس دوران وہ کن حالات سے گذرے۔ کشمیر کا ہر ذی حس فرد اس سے بے خبر نہیں۔۔ شہید حمید خود فرمایا کرتے تھے۔ "میرے تصور میں نہ ساقی کی

ایس حمید کے قتل پر وادی میں شدید رنج و غم کا اظہار

۲۰ اور ۲۱ اپریل کو ہمہ گیر ہڑتال کی اپیل، مختلف سیاسی سماجی اور عسکری تنظیموں کا شدید رد عمل

ایس حمید شوریٰ جہاد کا چیئرمین و الجہاد کا سپریم کمانڈر تھا اور جھڑپ میں مارا گیا: ٹاسک فورس

ہزاروں لوگوں کی نماز جنازہ میں شرکت: میت کو جلوس کی صورت میں مزار شہداء لیجا کر سپرد خاک کیا گیا

l probe

r S Hamid at Buchpora

STF kills top pro-movement leader

Huriyat calls for two day general strike

Killing of S Hamid being widely mourned

Observer News Service

Srinagar, April 18: Noted political activists and well known figure among the separatist Kashmiri lead... the premier Kashmiri separatist group Peoples League. SOG also branded Hamid as chief of the Shoora-e-Jehad, a joint front of over half a dozen mili... by the SOG men resulting in his instant death. The SOG personnel are said to have resorted to indiscriminate firing to give an impression of a cross fire. They allegedly asked Hamid's family members to sign a blank paper, which they did under the threat of the gun.

However SOG, branding Hamid as Shoora chief, in a statement said that for quite some time security forces were looking for him, following reports that Pakistan ISI had been pumping large amount...

ایس حمید کے جلوس جنازہ میں ہزاروں لوگوں کی شرکت

ٹاسک فورس کے ہاتھوں حراستی ہلاکت کیخلاف حریت کا احتجاج

پیپلز لیگ کے چیرمین کو گرفتار کرنے کے بعد زیر حراست ہلاک کر دیا گیا

ان کو گرفتار کرنے کے بعد پوچھ گچھ کے دوران ہلاک کر کے میت ...

...group has also paid tributes to the slain leader. In a statement the League accused the Task Force of killing Hamid in custody "His life is a beacon light for the members of the League", said the statement. The statement has seconded Huriyat bandh call.

Al Umar Mujahideen in a statement described the killing a great loss to the struggle. "The intelligence agencies were trying to dub him as a militant and connect him with the Shoora-e-Jehad to ensure his elimination", the Al Umar said and expressed solidarity with People's League.

...ne of the senior political ...s of Kashmir was allegedly in custody by Special Task ...luring night intervening ...17 and 18. His killing ...off large scale protests ...monstrations in down-...thousands of people ...funeral procession.

When the militancy started in the valley, he became chairman of one of the factions of Jammu and Kashmir Peoples' League having lineage towards Shabir Ahmed Shah. During the past eight years, Abdul Hamid played an important role in the political field and was instrumental in forming of first meaningful platform, All Parties Hurriyat Conference. Abdul Hamid was one of the executive members of All Parties Hurriyat Conference also besides being the chairman of...

لئے انہوں نے قربانیاں دیں تھیں اور نہ ہی فلسطین کے سبھی گروپ اس سمجھوتہ سے مطمئن ہیں جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے وہ بار بار اپنے وعدوں سے مکر تا رہا ہے اُسکی زبان پر نہ تو بھروسہ کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی تب تک بات چیت سے کوئی نتیجہ بر آمد ہو نیکا اُمید ہے جب تک کہ بھارت اپنی ہٹ دھرمی کی پالیسی ترک کر کے جموں کشمیر کی متنازعہ حیثیت کو قبول نہیں کرتا۔ اور پھر اس مسلہ کے تیسرے فریق کو کیسے نظر انداز کیا جاسکتا ہے۔

س۔ عسکریت پسندوں پر بھارتی فوسز کے بڑھتے ہوئے دباؤ کے پیش نظر آپ کی نظروں میں کونسی حکمت عملی اپنانی چاہئے؟

ج۔ دیکھئے ہم اس وقت بھارت کے ساتھ سیاسی و عسکری دونوں محازوں پر لڑ رہے ہیں۔ اس دوران کبھی ہمارا پلہ بھاری ہوتا ہے اور کبھی سیاسی و عسکری سطح پر ہماری نااتفاقی، مُن مانی اور آپسی رنجشوں کا بھارت خوب فائدہ اُٹھا رہا ہے اور ہماری تمام تر قوت بکھری ہوئی پڑی ہے لیکن اسکا یہ ہر گز مطلب نہیں کہ تحریک ختم ہو چکی ہے بھارت ہاری ہوئی جنگ لڑ رہا ہے جموں کشمیر پر اپنے جبری تسلط کو قائم رکھنے اور یہاں کے عوام پر نفسیاتی دباؤ رکھنے کی غرض سے تمام حربے استعمال کر چکا ہے یہاں تک کہ انسانی قدروں کو شرمناک حد تک پامال کر دیا ہے لیکن اسکے باوجود خود بھی خوف اور ڈر کا شکار ہے ان حالات میں یہاں کی تمام پر سر پیکار تنظیموں کو ایکبار مل بیٹھ کر مشترکہ لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیے اور مُخلص دبے لوث قیادت کے سامنے آنا ہو گا ہٹ دھرمی و بالا دستی کے رجحانات سے بالاتر ہو کر عوامی جذبات کی گہرائیوں میں جھانکنے کی ضرورت ہے اور بے ڈھنگ عسکریت پر فوری طور پر قابو کرنیکی اشد ضرورت ہے۔

س۔ سپریم کورٹ کی تازہ رولنگ کے پیش نظر ہندوستان جموں و کشمیر میں انتخابات کروانے کا پابند ہے آپکی نظروں میں کیا انتخابات ہونگے؟ اگر ہونگے تو کس نوعیت کے انتخابات ہونگے؟

ج۔ دیکھئے اگر انتخابات کو انتخابات کے صحیح نکتہ نگاہ سے دیکھا جائے اور انتخابات کے بامقصد جمہوری نتائج کی غرض سے عملاً مقصود ہے تو یہ تب تک ناپائیدار اور لاحاصل کوشش ہوگی جب

صورت حال کے پیش نظر کیا آپ اپنے اُس نظریہ کو میدان عمل میں آزمانا چاہیں گے ؟

ج۔ آپ کے سوال کے جواب میں یہی کہنا چاہوں گا کہ میں اس بات کا قائل ہوں کہ سیاست اور عسکریت دو علحیدہ علحیدہ محاذ ہیں گو کہ ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں تحریکوں کو آگے لیجانے میں دونوں شعبوں کا اپنا اپنا رول ہے اور یہ بات بھی روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ عسکریت نے ہی یہاں کے عوام کو خواب غفلت سے بیدار کر کے مسلہ کشمیر کو عالمی ایوانوں کی زینت بنادیا۔ چنانچہ مسلہ کشمیر عالمی سطح پر ایک مانا ہوا سیاسی مسلہ ہے اور اب مسلہ کو سیاسی سطح پر ہی اُجاگر کیا جانا چاہیے۔ موجودہ صورت حال کو سدھارنے میں جہاں عسکریت پر کافی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ وہاں سارا دارومدار باعتبار سیاسی شخصیات پر ہے کیونکہ عوام کو صحیح اور بامقصد قیادت ہی منزل مقصود تک پہنچاسکتی ہے بے مقصد اچھل کود اور فروعی معاملات میں الجھنے کے بجائے تمام قائدین کو متحد ہو کر عوامی خواہشات اور جذبات کی ترجمانی کرنا پڑیگی کیونکہ یہی وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ میں نے جس وقت ان خیالات کا اظہار کیا تھا انہی دنوں کل جماعتی حریت کانفرنس کے نام سے ایک متحدہ سیاسی فورم وجود میں آیا تھا اور عوام نے اپنی اُمیدیں اُس متحدہ پلیٹ فارم کے ساتھ وابستہ کرلی تھیں۔ لیکن آج تین سال گذرنے کے باوجود اس بے جان سیاسی فورم کے ناقص کارکردگی نے عوام کو مایوس کر کے رکھدیا ہے۔ ہم اسوقت اگر چند افراد کی من مانیوں کے وجہ سے اس فورم سے علحیدہ ہیں لیکن پھر بھی ہمارہ عقیدہ ہے کہ اگر اب بھی بے جا مصلحت پسندیوں، ساست کاریوں اور بالادستی کے چکر سے بلاتر ہو کر وسیع بنیادوں پر اس پلیٹ فارم کو مستحکم کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ مسلہ کشمیر کو دوبارہ سیاسی سطح پر مستحکم انداز میں ابھارا نہیں جاسکتا ضرورت اس بات کی ہے کہ میدان سیاست کے جو شاہسوار حالات سے مایوس ہو کر گوشہ نشینی اختیار کئے ہوئے ہیں یا پھر روٹھے ہوئے ہیں انہیں حریت کانفرنس کے سٹیج پر لا کر مسلہ کشمیر کے حوالے سے فعال کردار ادا کرنے کی دعوت دی جائے۔

س۔ ہندوستان کے وزیر داخلہ مسٹر ایس پی چوان نے کئی بار یہاں کے سیاسی و عسکری زعماء

سے غیر مشروط بات چیت کی پیش کش کی۔ آپکی نظر میں یہاں کی سیاسی و عسکری قیادت کیلئے یہ غیر مشروط بات چیت کس لحاظ سے مانع رکھے ہوئے ہیں۔

ج۔ جہاں تک بھارتی حکمرانوں سے بات چیت کا سوال ہے اس بارے میں ہمارا موقف بالکل صاف اور واضح ہے کہ مسلہ کشمیر کے تین فریق ہندوستان پاکستان اور جموں و کشمیر کے عوام ہیں۔ تین میں سے دو فریقوں کے یکطرفہ مذاکرات یا سمجھوتہ کوئی معنی نہیں رکھتا اور نہ ہی کوئی نتیجہ نکل سکتا ہے جسکی مثالیں تاشقند، یا شملہ معاہدوں سے ملتی ہے اندرا عبداللہ ایکارڈ کا حشر بھی ہمارے سامنے ہے دوسری بات یہ ہے کہ بھارتی حکمرانوں کے قول اور فعل میں ہمیشہ تضاد رہا ہے وہ کبھی غیر مشروط اور کبھی مشروط بات چیت کی پیش کش کرتے رہتے ہیں۔ کبھی اٹوٹ انگ کی بات کرتے ہیں اور کبھی بھارتی آئین کے تحت انتخابات کروانے کا اعلان کرتے ہیں۔ مسلہ کشمیر اقوام متحدہ کا تسلیم شدہ مسلہ ہے اور کوئی بھی بات چیت اقوام متحدہ کی نگرانی میں ہی ہونی چاہئے۔ بھارتی حکمرانوں کے متضاد بیانات اور دوغلی پالیسوں کی وجہ سے ان پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔ لہذا سطحی مذاکرات میں اُلجھنے کے بجائے معاملہ کے بنیادی محرکات کے سمجھنے اور انہیں اُجاگر کرنا ہی وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔

س۔ مسلہ کشمیر کے معاملے میں تو بھارت ثالثی کی پیشکش قبول کرنے کو تیار نہیں۔ اقوام متحدہ کی مداخلت کو کیسے قبول کریگا۔ اسلئے اقوام متحدہ کی نگرانی میں مذاکرات کا مطالبہ حقیقت سے بعید ہی قرار دیا جاسکتا ہے پھر مذاکرات کی میز پر آنے کا مطلب یہ تو نہیں کہ بھارت نے جو کچھ کہہ دیا اُسے آپ تسلیم کرلیں فلسطینی نمائندوں اور اسرائیل کے حکام کے درمیان بیس برس تک خفیہ مذاکرات ہوتے رہے اور اس دوران دونوں فریق ایک دوسرے سے برسرپیکار بھی رہے لیکن آخر کار فریقین کے درمیان سمجھوتہ ہو ہی گیا۔؟

ج۔ جہاں تک فلسطین کا معاملہ ہے وہ مسلہ کشمیر کی نوعیت سے مطابقت نہیں رکھتا اور جو سمجھوتہ فریقین کے درمیان عمل میں آیا اس لحاظ سے فلسطینیوں نے وہ مقام حاصل نہیں کیا جسکے

نہس نہس کیا گیا۔ خود اسکی اکائیاں متضاد نظریات پیش کر کے اسکے وجود کو مُبہم بنا رہی ہیں اور تعجب کی بات ہے کہ اسکی اکائیاں خود انفرادی سطح پر سرگرم ہو کر عوام کو اپنے پروگراموں پر عمل درآمد کی ہدایات آئے دن جاری کرتی رہتی ہیں اگر صورت حال جوں کی توں رہی تو وہ دن دور نہیں جب ریاست کے مظلوم عوام نہ صرف اس قیادت کو مسترد کردینگے بلکہ اسکے خلاف بھی بلند کردینگے۔

س۔ عسکری تنظیمیں آئے دن صحافیوں کے طرزِ عمل کی شکایت کرتی رہتی ہیں اس بارے میں آپ کیا کہیں گے۔

ج۔ یہ بات اپنی جگہ دُرست ہے کہ صحافی حضرات بھی ہمارے سماج کا ہی حصہ ہیں اور عوام کی ترجمانی کا حق ادا کرتے ہیں تحریکوں کے اُتار چڑھاؤ میں انکا اہم کردار ہوتا ہے۔ جہاں تک موجودہ تحریکی دور کا تعلق ہے اس دوران بھی یہاں کی صحافت سے وابستہ حضرات نے خطروں سے کھیل کر اہم رول ادا کرتے ہوئے بہت حد تک حالات کی صحیح عکاسی اور قربانیاں بھی دیں لیکن اس دوران کئی حضرات نے ذاتی اغراض کی بنیاد پر جانبداری سے کام لیکر صحافت اور حریت پسند عوام کے درمیان رشتہ کو بُری طرح متاثر کردیا۔ دوسری طرف چند برسرپیکار تنظیموں کی من مانیوں نے آپسی رنجشوں کو زیادہ ہی اُجاگر کردیا۔ دونوں طرف کی اس ہٹ دھرمی نے تحریک کو متاثر کر کے رکھدیا۔ چونکہ یہاں پر بااعتماد و قیادت کا فقدان ہے۔ اسلئے جب تک بااعتبار، بالغ اور بامقصد سیاسی و عسکری اتحاد سامنے نہیں آتا تب تک تحریک مخالف رُجحانات پر مکمل طور پر قابو نہیں پایا جاسکتا ہے۔

س۔ بار بار کی بے ڈھنگ و بے ترتیب ہڑتالی سیاست نے یہاں کی معیشت کی کمر توڑ کے رکھدی۔ کیا آپ نہیں سمجھتے کہ اسکا تدارک ہونا چاہیے۔

ج۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہڑتال تحریک کا ایک اہم ترین جز ہے اور بامقصد احتجاج کا بہترین طریقہ ہے تحریک مزاحمت کا ایک اہم ہتھیار ہے پرامن احتجاج اور ہڑتال مجروح جذبات کے اظہار کا بہترین ذریعہ بھی ہے۔ لیکن اگر اسی موثر ہتھیار کو بے ڈھنگ طریقہ سے استعمال کیا جائے تو

ضرور نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ بے لگام فورسز تمام جمہوری قدروں کو پاؤں تلے روندتے ہوئے احتجاج کے تمام پُرامن طریقوں پر طاقت کے بے جا استعمال سے قدغن لگا رکھا ہے اب صرف ہڑتال ہی واحد احتجاج کا ذریعہ رہ چکا ہے لیکن بدقسمتی سے اب اسکو مختلف تنظیمیں اپنے وجود کو ظاہر کرنے کیلئے بطور ہتھیار استعمال کر رہی ہیں۔ اور تعجب کی بات ہے کہ اس عمل کی مخالفت کرنے والے ہی خود اس کا بے جا استعمال کر رہے ہیں اور نتیجتاً اس کا اثر زائیل ہونے لگا ہے۔ اگر اس عمل کو بامقصد مقاصد کی خاطر اجتماعی شکل میں ہی آزمایا جائے تو بااثر اور بااعتماد اتحاد سامنے آئے جسکو کہ تمام گروپوں کی حمایت حاصل ہو تمام گروپوں کے جذبات کا یکساں طور پر ضامن بھی ہو۔

س۔ کیا آپ مسلہ کشمیر کے حوالہ سے پاکستان اور اسلامی ممالک کے موجودہ رول سے مطمئن ہیں؟

ج۔ جہاں تک پاکستان کا سوال ہے وہ بجائے خود مسلہ کشمیر کا ایک فریق ہے اور آج تک ایک مُحسن اور ہمدرد کا کردار احسن طریقہ پر ادا کرتا رہا ہے بے شمار خامیوں کے باوجود بھی وہاں کے عوام نے بے مثال قربانیاں دی ہیں جنہیں فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ پاکستان کے پالیسی ساز اداروں کی متضاد اور غلط پالیسیوں نے پاکستان کے کاز کو زبردست نقصان پہنچادیا۔ وہاں کی برسر اقتدار اور اپوزیشن سے وابستہ تنظیموں کے درمیان چل رہی نا اتفاقی اختلافات اور متضاد پالیسیوں کی وجہ سے پاکستان بیرون ممالک میں مسلہ کشمیر کو بہترین ڈھنگ سے پیش نہیں کرسکا۔ اور نہ ہی انسانی حقوق سے متعلق یہاں کی صحیح صورت حال کے بارے میں عالم انسانیت کو متاثر کرسکا۔ جہاں تک اسلامی ممالک کا تعلق ہے وہ اگرچہ وقتاً فوقتاً ہماری حمایت کرتے رہتے ہیں لیکن عملی طور پر وہ کھل کر سامنے بھی نہیں ایک تو انکی اپنی سیاسی مجبوریاں ہیں اور وہ یہاں کی صحیح صورت حال سے پوری طرح آگاہ بھی نہیں کیئے گئے۔ اسکے برعکس بھارت اپنے ذرائع ابلاغ کے ذریعہ جھوٹ کو سچ بنانے میں ماہر ہے اور وسائل کو بروئے کار لا کر یہاں کی صورت حال کو مسخ کر کے نہ صرف عرب ممالک بلکہ عالمی دنیا بھی فریب دے رہا ہے اور ہم ذرائع ابلاغ کی سہولیات کی محرومی کی وجہ سے سچ کو سچ بھی ثابت نہیں کرسکتے کیونکہ ہم نے اسکی طرف زیادہ توجہ نہیں دی۔ اگر کسی نے کوشش کی بھی تو وہ بھی انفرادی

تک کہ اس مسلہ سے وابستہ تینوں فریق اس دیرینہ حل طلب مسلہ کے بنیادی محرکات کو تسلیم نہیں کرتے۔ لیکن اگر حسب سابق محض خانہ پری کی خاطر انتخابات کا ڈھونگ رچانا مقصود ہے تو یہ عمل عوامی شرکت اور بیلٹ بکسوں کے بغیر بھی فورسز کی چھتر چھایہ میں محض اعلانات کے ذریعہ کیا جاسکتا ہے۔۔ جس قوم نے آزادی کے عظیم حصول کی خاطر عظیم قربانیاں دی ہوں وہ قوم محض اقتدار کے عوض اپنے ضمیر کو کیسے از خود نیلام کر سکتی ہے۔ بھارتی حکمران اپنی بے لگام فورسز کے ذریعہ یہاں کے عوام کو تختہ مشق بنانے بستیوں کو خاکستر کرنے، گھروں کی عزت کو نیلام کرنے اور معصوموں کا خون ناحق بہانے کی جس پالیسی پر برابر گامزن ہیں۔ اسکے باوجود ہندنواز انتخابات میں عوام کی شرکت کی توقع رکھنا ستم ظریفی ہوگی۔ بھارت کے پالیسی ساز ادارے اس حقیقت سے خود بھی واقف ہیں لیکن پھر بھی عالم انسانیت کے ساتھ ساتھ بھارتی عوام کو گمراہ کرنیکی ناکام کوشش کررہے ہیں برسر اقتدار جماعت انتخابات کا شوشہ چھوڑ کر اسے ملکی انتخابات کیلئے ہتھیار کے طور پر استعمال کرنا چاہتی ہے جہاں تک سپریم کورٹ کی تازہ رولنگ کا تعلق ہے تو بھارتی پالیسی ساز اداروں کی من مانیوں کیسامنے اسکی کوئی حیثیت نہیں۔ بھارتی حکمران جماعتیں خود ہی اپنے لاگو کیے گئے قوانین کی خود ہی دھجیاں اُڑا رہی ہیں۔

س۔ مسلہ کشمیر کے حوالے سے یہاں کے سیاسی قائدین کی سرد مہری کے متعلق آپکی کیا رائے ہے؟

ج۔ قیادت کا دعویٰ کرنے والے اپنی بے حسی بے بسی اور لاچارگی کے وجوہات خود ہی بتا سکتے ہیں بظاہر اُنکی بے بسی کا جواز اُنکے تئیں عدم تعاون کو بتایا جارہا ہے لیکن عدم تعاون بداعتمادی کی فضاء خود اُنکی بے جا مصلحت پسندی کا ہی نتیجہ ہے یہ حضرات خود آپسی رسہ کشی اور سیاسی مستقبل کے بارے میں ایک دوسرے سے پہل کرنے اور بے مقصد اچھل کود میں الجھ گئے ہیں اور اصولوں کے بجائے نامعقول مصلحت پسندی کی وجہ سے اپنا اثر اور اعتماد کھو رہے ہیں سیاسی پلیٹ فارم کو وسیع کرنے کے بجائے محدود کرکے نقصان دہ مصلحت پسندی کے تحت اس متحدہ پلیٹ فارم کے آئین کو

Thousands join funeral

Hurriyat leader killed in custody

Mirror News Service

SRINAGAR APRIL 18 Abdul Hamid ... young activist. He vigorously worked for pro-movement organizations of that time and was jailed many times by the police. He was a member of Young Man's League also. Abdul Hamid like other political activists finally decided to make single political party soon after Late Sheikh Mohammad Abdullah signed an accord with New Delhi in 1975. He also became one of the members of Jammu and Kashmir People's League. His political career is spread on about three decades and he has never been an armed ...

Bar demands judic...

STF kills top pro-movement lea...

GK Correspondent

Srinagar, April 18: Peoples' League chairman, and a top ranking leader of the ongoing movement, S Hamid, was today killed by the Special Task Force (STF) at Ahmad Nagar, Soura. Eye witnesses said the STF men entered the house of S Hamid's father-in-law during the night and took S Hamid, along with them. A short while later the STF men left the place and all the family members found was ... splattered in their house lawn. Early in the morning the police told S Hamid's family to collect his body from the Soura police station.

Family sources ...

Namaz-e-Jinazah of S Hamid being offered

Wailing family members of Peoples League chairman S Hamid

"You didn't deserve it ..."

کل جماعتی حریت کانفرنس

کل جماعتی حریت کانفرنس کا ایک تعزیتی اجلاس چیرمین میر واعظ مولوی عمر فاروق کی صدارت میں منعقد ہوا اجلاس میں معروف سیاسی قائد اور پیپلز لیگ کے چیرمین ا حمید کی ا ٹی الیف کے ہاتھوں زیر حراست بے دردانہ اور بے رحمانہ شہادت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس میں حمید صاحب کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوے کہا گیا کہ جدوجہد آزادی کے لئے استعماری قوتوں کے جبر واستبداد کے سامنے کسی بھی صورت میں نہیں جھکیں گے۔ اجلاس میں مرحوم کے حق میں فاتحہ پڑھی گئی اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ لواحقین اور ملت کہ یہ عظیم صدمہ برداشت کرنے کی ہمت عطا فرما ۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ا حمید کو زیر حراست ہلاک کرنے کے خلاف ۲۰ اور ۲۱ اپریل سوموار، منگوار کو بھرپور ہمہ گیر ہڑتال کر کے دنیا پر یہ بات واضح کر دیں کہ ہماری جدوجہد کشمیر کے مسلہ کے حل تک ہر صورت میں جاری رہے گی۔

کشمیر بار ایسوسی ایشن۔ہائی کورٹ بار ایسوسی آیشن:

کشمیر بار ایسوسی ایشن۔ہا کورٹ بار ایسوسی ایشن کے ایک خصوصی اجلاس میں ریاست جموں کشمیر کے ایک سرکردہ سیاسی رہنما اور پیپلز لیگ کے چیرمین ا حمید کی المناک موت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور اس سیاسی قتل کو بھارتی جنتا پارٹی کی مرکزی حکومت اور ریاستی فاروق سرکار کو ذمہ دار قرار دیا گیا۔ا حمید کو جس طرح سیاسی انتقام گیری کی بنیاد پر حراست کے دوران بڑی بے دردی سے کر دیا گیا اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ کشمیری عوام کے ان سیاسی رہنما ں کا صفحہ ہستی سے مٹانے کے پروگرام پر ایک سازش کے تحت عمل پیرا ہیں ا حمید کی حراست میں قتل کے واقعہ کی عدالتی تحقیقات کا مطالبہ کرتی ہے۔

بریشن فرنٹ

لبریشن فرنٹ نے ا حمید کو شاندار الفاظ میں خراج عقیدت ادا کرتے ہو کہا ہے کہ

جو لوگ اپنی عزت اور آبرو کا تحفظ کرتے ہوئے جان، جان آفرین کے حوالہ کر دیں وہ بھی شہادت کا رتبہ پاتے ہیں۔ (الحدیث)

ہماری مظلوم قوم نے ایسے ہی شہداء کی ایک کثیر تعداد کو موجودہ جدوجہد کی راہ میں قربان کیا ہے۔ جن کا ہم پر حق عائد ہوتا ہے کہ ہم ان کے مقصد شہادت کی حفاظت کریں۔

ایس حمید ایسے ہی مقدس گروہ میں شامل ہیں آج کے دن ہم ان کی یاد اسی لئے اسی لئے منا رہے ہیں کی ان کے مقصد شہادت کی حفاظت کا عہد تازہ کریں۔ اور ان کی مجاہدانہ زندگی کے خدوخال نمایاں کر کے، ان کو اپنے لئے مشعل راہ بنا کر اپنا سفر حصول منزل تک جاری و ساری رکھیں۔

شبیر احمد شاہ

شہید ایس حمید کا نام ذہن میں آتے ہی ایک ایسی شخصیت کی تصویر میرے وجود پر چھا جاتی ہے جس کے رگ وپے میں مظلوم کشمیری قوم کا غم رچا ہوا تھا شہید حمید صاحب کو میں ان دنوں سے جانتا ہوں جب وہ ضلع اسلام آباد میں پیپلز لیگ کی نشستوں میں آجایا کرتے تھے اس وقت میری عمر ۱۵۔۱۶ سال کی ہوتی۔ وقت گذرتا گیا میری قربت شہید حمید صاحب سے بڑھتی گئی۔ انکے تحریک لگاؤ کا یہ عالم تھا کہ ۱۹۷۶ء میں شہید موصوف نے اپنی شریک حیات کے سارے زیور بیچ کر رقم تنظیم کے سپرد کی۔ بہت سارے مصائب اور مشکلات میں بھی انکے عزم واستقلال میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں آیا، پھر جب عسکری دور شروع ہوا تو شہید موصوف نے تن من دھن سے موجودہ جدوجہد کی سیاسی سطح پر آبیاری کی۔ دشمن انہیں کٹر تحریکی ستون خیال کرتی تھی اور اسے ختم کرنے کیلئے بہت سارے محاذ کھولے۔ حمید صاحب اپنے گھربار بال بچوں سے جدا ہوگئے لیکن انکے تحریکی مزاج میں زرہ برابر بھی فرق نہیں آیا۔ انکی شہادت جہاں قوم وملت کیلئے ایک ناقابل تلافی نقصان بھی تھا وہی میرے لئے ایک استاد، شفیق دوست کی جدائی بھی ہے اللہ انہیں جنت نصیب کرے ۔آمین

جو لوگ اپنی عزت اور آبرو کا تحفظ کرتے ہو جان، جان آفرین کے حوالہ کر دیں وہ بھی شہادت کا رتبہ پاتے ہیں۔ (الحدیث)

ہماری مظلوم قوم نے ایسے ہی شہداء کی ایک کثیر تعداد کو موجودہ جدوجہد کی راہ میں قربان کیا ہے۔ جن کا ہم پر حق عائد ہوتا ہے کہ ہم ان کے مقصد شہادت کی حفاظت کریں۔

ا حمید ایسے ہی مقدس گروہ میں شامل ہیں آج کے دن ہم ان کی یاد اسی لئے منا رہے ہیں کی ان کے مقصد شہادت کی حفاظت کا عہد تازہ کریں۔ اور ان کی مجاہدانہ زندگی کے خدوخال نمایاں کر کے، ان کو اپنے لئے مشعل راہ بنا کر اپنا سفر حصول منزل تک جاری و ساری رکھیں۔

شبیر احمد شاہ

ا حمید کا نام ذہن میں آتے ہی ایک ایسی شخصیت کی تصویر میرے وجود پر چھا جاتی ہے جس کے رگ و پے میں مظلوم کشمیری قوم کا غم رچا ہوا تھا حمید صاحب کو میں ان دنوں سے جانتا ہوں جب وہ ضلع اسلام آباد میں پیپلز لیگ کی نشستوں میں آجایا کرتے تھے اس وقت میری عمر ۱۵۔۱۶ سال کی ہوتی۔ وقت گذرتا گیا میری قربت حمید صاحب سے بڑھتی گئی۔ انکے تحریک لگا کا یہ عالم تھا کہ ۱۹۷۶ء میں موصوف نے اپنی شریک حیات کے سارے زیور بیچ کر رقم تنظیم کے سپرد کی۔ بہت سارے مصائب اور مشکلات میں بھی انکے عزم واستقلال میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں آیا، پھر جب عسکری دور شروع ہوا تو موصوف نے تن من دھن سے موجودہ جدوجہد کی سیاسی سطح پر آبیاری کی۔ دشمن انہیں کٹر تحریکی ستون خیال کرتی تھی اور اسے ختم کرنے کیلئے بہت سارے محاذ کھولے۔ حمید صاحب اپنے گھر بار بال بچوں سے جدا ہو گئے لیکن انکے تحریکی مزاج میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں آیا۔ انکی شہادت جہاں قوم وملت کیلئے ایک ناقابل تلافی نقصان بھی تھا وہی میرے لئے ایک استاد، شفیق دوست کی جدا بھی ہے اللہ انہیں جنت نصیب کرے آمین۔

پیپلز لیگ کے چیرمین ایس حمید کی زیر حراست ہلاکت پر شدید رد عمل کا اظہار مختلف سیاسی سماجی اور عسکری تنظیموں اور شخصیات کے بیانات اور اظہارِ رنج و غم۔

شہادت مطلوب و مقصود مومن نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کو مردہ مت سمجھو وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے یہاں رزق پاتے ہیں ۔ (القران)

جو لوگ ظلم کا مقابلہ کرتے جان دیدیں وہ شہید ہیں۔

جو لوگ اپنے مال و جان کا تحفظ کرتے ہوئے جان دیدیں وہ بھی شہید ہیں۔

شہادت پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہو کہا کی حمید صاحب جیسے تحریک نواز، شریف النفس اور مستقل مزاج سیاسی شخصیت کو بے دردی کی ساتھ کاروان آزادی سے ہٹانے کی کاروا جس کی قدر مذمت کی جا کم ہے۔ تعزیتی قرارداد کے ذریعے حریت ا حمید کی قربانیوں اور جذبہ حریت پر انگوز بردست خراج عقیدت ادا کیا ہے۔

عمر مجاہدین:۔

العمر مجاہدین نے اخبارات کے نام جاری بیان میں پیپلز لیگ کے چیرمین تحریک حریت کے بانی ا حمید کی شہادت پر انہیں زبردست خراج عقیدت ادا کرتے ہو کہا کہ اس سانحہ کو تحریک کے لئے ایک عظیم نقصان قرادیا۔ آج ہماری آنکھیں اس بے باک سیاسی لیڈر کو عقیدت کے آنسوں نچھاور کر رہی ہے۔ ترجمان نے پیپلز لیگ کو اس سانحہ کے موقع پر اپنے مکمل غم شریک ہونے کا اظہار کیا ہے۔

پیپلز پولیٹیکل فرنٹ:

پی پی ایف کے صدر فضل الحق قریشی نے جناب ا حمید چیرمین پیپلز لیگ کی حراستی شہادت کے لئے شروع سے متلاشی تھی اور بالا آخر انہوں نے اپنا مقام پا کیا۔ مرحوم گونا گوں صفات کے حامل تھے۔ اور اس کی دلفریب مسکراہٹ ہمیشہ استقبالیہ انداز میں خوش آمدید کہتی تھی مرحوم نے جوانی دہلیز قدم رکھتے ہی مظلوم عوام کو غلامی سے آزادی دینے کی جدوجہد کا آغاز کیا۔

پیپلز لیگ کے مختار احمد .... نے ا حمید کے بہیمانہ قتل پر زبردست دکھ کا اظہا کرتے ہو کہا کہ حمید صاحب کی شہادت پر یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی ہے کہ بھارت کشمیر میں سیاسی شخصیات کے قتل سے تحریک آزادی کو دبانے کی ناکام کوشش کر رہا ہے۔ حمید صاحب کی زیر حراست شہادت کو بھارت جمہوریت کے ڈھونگ سے تعبیر کیا گیا حمید صاحب کی تحریک خدمات کو تاریخ کشمیر میں سنہرے حروف سے تحریر کیا جائے گا۔

پیپلز لیگ کے نعیم احمد خان نے اپنے ایک بیان میں لیگ کے بانی رہنما اور ایک عظیم سپوت ا حمید کو تحریک کے حوالے سے بذات خود ایک تحریک قرار دیا۔ آپ نے کہا کہ ا حمید کی شہادت سے جو خلاء پیدا ہوا اس کو پورا کرنا بہر حال دشوار ہے۔ تحریک آزادی میں ایسے جیالے کم ہی پیدا ہوتے ہیں۔

جموں کشمیر الجہاد نے ا حمید کی شہادت ایک طرف قوم کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے اور دوسری طرف سیاسی شاطروں کو پرکھنے کے لئے یہ المناک نقصان موزانہ کرنے کا واشگاف عندیہ دیتا ہے۔ ترجمان نے ا حمید کو اشک بار آنکھوں سے عقیدت کے پھول نچھاور کرتے ہو اس عزم کو دہرایا کہ تحریک آزادی کی شمع فروزاں رکھنے کے لئے جدوجہد جاری رکھی جا گی۔

کل جماعتی حریت کانفرنس

کل جماعتی حریت کانفرنس کا ایک تعزیتی اجلاس چیرمین میر واعظ مولوی عمر فاروق کی صدارت میں منعقد ہوا اجلاس میں معروف سیاسی قائد اور پیپلز لیگ کے چیرمین ایس حمید کی ایس ٹی ایف کے ہاتھوں زیر حراست بے دردانہ اور بے رحمانہ شہادت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس میں حمید صاحب کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا گیا کہ جدوجہد آزادی کے لئے استعماری قوتوں کے جبر واستبداد کے سامنے کسی بھی صورت میں نہیں جھکیں گے۔ اجلاس میں مرحوم کے حق میں فاتحہ پڑھی گئی اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ لواحقین اور ملت کو یہ عظیم صدمہ برداشت کرنے کی ہمت عطا فرمائے۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ایس حمید کو زیر حراست ہلاک کرنے کے خلاف ۲۰ اور ۲۱ اپریل سوموار، منگلوار کو بھرپور ہمہ گیر ہڑتال کر کے دنیا پر یہ بات واضح کردیں کہ ہماری جدوجہد کشمیر کے مسلہ کے حل تک ہر صورت میں جاری رہے گی۔

کشمیر بار ایسوسی ایشن۔ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن

کشمیر بار ایسوسی ایشن۔ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے ایک خصوصی اجلاس میں ریاست جموں کشمیر کے ایک سرکردہ سیاسی رہنما اور پیپلز لیگ کے چیرمین ایس حمید کی المناک موت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور اس سیاسی قتل کو بھارتی جنتا پارٹی کی مرکزی حکومت اور ریاستی فاروق سرکار کو ذمہ دار قرار دیا گیا۔ ایس حمید کو جس طرح سیاسی انتقام گیری کی بنیاد پر حراست کے دوران بڑی بے دردی۔ سے شہید کردیا گیا اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ کشمیری عوام کے ان سیاسی رہنماؤں کا صفحہ ہستی سے مٹانے کے پروگرام پر ایک سازش کے تحت عمل پیرا ہیں ایس حمید کی حراست میں قتل کے واقعہ کی عدالتی تحقیقات کا مطالبہ کرتی ہے۔

لبریشن فرنٹ

لبریشن فرنٹ نے ایس حمید کو شاندار الفاظ میں خراج عقیدت ادا کرتے ہوئے کہا ہے کہ

شہید موصوف ایک معروف حریت پسند اور مامور سیاسی رہنما تھے۔ ان کو ہندوستانی فورسز نے گرفتاری کے بعد قتل کیا۔ یہ ہلاکت ہندوستانی نام نہاد جمہوریت کے چہرے پر ایک ایسا دھبہ ہے جو مٹنے سے بھی مٹایا نہیں جاسکتا۔ ترجمان نے کہا کہ سیاسی کارکنوں اور رہنماؤں کو کچلا نہیں جاسکے گا۔ اور ہندوستانی حکمرانوں کو نوشتہ دیوار پڑھ لینی چاہیے کہ ان غیر مہذب اور غیر انسانی ہتھکنڈوں کے باوجود بھی کشمیری اپنی حق وصداقت پر مبنی تحریک کو جاری رکھیں گے اور یہ جدوجہد تب تک جاری رہے گی جب تک نہ وطن عزیز سے گلامی کی طوق مٹایا جائے اور آزادی کا سورج طلوع پزیر نہ ہو جائے۔

حزب المجاہدین

حزب المجاہدین کے ڈپٹی سپریم کمانڈر غازی فتح الدین نے پیپلز لیگ کے چیرمین ایس حمید کی ٹاسک فورس کے ہاتھوں شہادت کو تحریک کے لئے عظیم نقصان قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اہگام کی بستی کو خاکستر کرنے کے فورا بعد ایس حمید کے قتل سے اس خدشات کو بھی تقویت مل گئی ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے ہندوستان میں برسراقتدار آنے پر ان کے کشمیریوں کے تئیں کتنے بھیانک عزائم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایس حمید کے قتل کی ذمہ داری نیشنل کانفرنس کی سرکار پر براہ راست عائد ہوتی ہے۔ جو بھارتیہ جنتا پارٹی کی رضامندی اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے جموں کشمیر میں خون کی ندیاں بہانے میں پیش پیش ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایس حمید ے ۱۹۷۵ء میں شیخ عبداللہ کی طرف سے اکارڈ کرنے کے بعد میدان سیاست میں آنکھیں کھول کر غداری اور سودابازی پر مبنی سیاست کے خلاف چٹان کی طرح ڈٹے رہے۔ انہوں نے کہا کہ ایس حمید کی شہادت حریت پسند لیڈر شپ، کے لئے ایک سوالیہ نشان بن گئی ہے جو کہیں مال کے فتنوں میں الجھ کر رہ گئی ہے اور کہیں مذمتی بیانوں اور قرار دادوں پر تکیہ کئے ہوئی ہے۔

پیپلز کانفرنس

پیپلز کانفرنس نے پیپلز لیگ کے چیرمین ایس حمید کی سپیشل ٹاسک فورس کے ہاتھوں

آزادی پسند تھے اور انہوں نے کبھی کسی دھونس اور دباؤ کو قبول نہیں کیا اور نا ہی انہوں نے اپنے تشخص کو برقرار رکھنے کیلئے کسی بڑی سی بڑی قربانی دینے سے گریز کیا لیکن بد قسمتی سے اس قوم کو ہمیشہ سے اُن لوگوں نے دھوکہ دیا جن پر انہوں نے اعتبار کیا اور اعتماد دیا۔ موجودہ حالات بھی اُسی دھوکہ بازی کا دین ہیں۔

گرچہ تحریک آزادی کشمیر کی بنیاد ۱۹۳۱ء میں ڈالی جاچکی ہے جب کشمیری عوام نے ڈوگرہ شاہی کے خلاف اعلان بغاوت بلند کیا۔ سکھوں کی کشمیر پر سو سال تک حکومت کرنے کا واقع تاریخ عالم میں ایک تہک آمیز اور انتائی افسوس ناک واقع ہے۔ جب انگریزوں نے سکھوں سے ایک دھوکہ باز اور بے وفا وزیر گلاب سنگھ کی مدد سے کشمیر پر قبضہ جمالیا۔ انگریزوں نے اس وفاداری کے عوض گلاب سنگھ کے ہاتھ کشمیر کو ۷۵ لاکھ نانک شاہی سکوں میں فروخت کیا اور اس پر تذلیل سودابازی کو بینامہ امرتسر کے نام سے موسوم کیا گیا۔ سکھوں کے خلاف بداعتمادی کا اظہار کشمیری عوام نے اس وقت کیا جب انہوں نے وائسرائے ہند کے نام ایک خط ارسال کیا جسمیں یہ لکھا جاچکا تھا کہ وہ کشمیر کے حکمران سے کہدے کہ وہ لوگوں کی شکایات کا ازالہ کرے ان شکایات میں یہ بھی درج تھا کہ وہ سکھ حکمران سے اُس مسجد کو خالی کروائے جسمیں مہاراجہ کے گھوڑے رکھے جاتے تھے۔ سکھ حکمران نے اس دستاویز پر دستخط کئے جانے والے لوگوں کی جائداد کو ضبط کروایا۔ لیکن سکھوں کی یہ کوشش لاحاصل ثابت ہوئی اور آگے روا رکھے جارہی کاروائیاں برداشت سے باہر ہوئیں۔ لوگوں نے فیصلہ کیا کہ ضلالت کی زندگی سے بہتر ہے کہ ہم جدوجہد کے راستے میں نیست ونابود ہو جائیں اور بالاخر انہوں نے ۱۹۳۱ء میں باضابطہ طور سیاسی سطح پر پُرامن طریقے سے جمہوری حکومت قائم کرنے کیلئے جدوجہد شروع کی۔

۱۹۴۷ء میں جب انگریزوں نے بھارت سے چلے جانے کا فیصلہ کیا۔ اُس وقت تک ہندوستان میں کچھ علاقے ایسے تھے جن پر انگریز براہ راست راج کرتے تھے اور وہ برٹش انڈیا کہلاتے تھے۔ اور کچھ علاقے جن پر نواب اور مہاراجے حکمران تھے وہ نوابی ریاستیں کہلائی تھیں۔ کشمیر کو ان

ریاستوں پر آبادی خوبصورتی اور حدود اربعہ کی بنیاد پر فخر اور فوقیت حاصل تھی۔ یہ تمام نوابی ریاستوں میں سے ایک تھی جسکی آبادی ۴۰ لاکھ اور رقبہ ۸۴۴۷۱ مربع میل تھا۔

انگریزوں نے برصغیر کو دو مملکتوں پاکستان اور ہندوستان کی صورت میں تقسیم کیا تو ان نوابی جاگیردار ریاستوں کے نوابوں سے کہا گیا کہ انہیں اختیار ہے کہ وہ کسی ایک مملکت میں ضم ہو جائیں لیکن انہیں فیصلہ کرتے وقت لوگوں کی رائے اور جغرافیائی قرابت کا خیال رکھنا چاہیے۔ مہاراجہ ہری سنگھ جو کہ کانگریسی لیڈروں سے ملی بھگت رکھتا تھا اُسنے چالاکی سے کشمیریوں سے فریب کاری کا منصوبہ بنایا تھا اور وہ موقعہ کی تلاش میں تھا کہ کس طرح کشمیر کو کشمیریوں کی مرضی کے بغیر بطور تحفہ ہندوستان کو پیش کرے کیوں کہ وہ کشمیریوں کی نیت جان چکا تھا کہ وہ پاکستان کے ساتھ ضم ہونا چاہتے ہیں۔ مہاراجہ کو کشمیر کے حالات نے پست ہمت بنایا تھا اور اُسے اب اپنے آپ کو بچانے کی فکر لاحق ہو چکی تھی۔ اُسے یقین ہو گیا تھا کہ وہ کشمیر پر اپنی گرفت قائم نہیں رکھ پائے گا۔ چنانچہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو وہ بد حواسی کے عالم میں راتوں رات جموں پہنچ گیا اور وہاں بھگوڑے حکمران کی حیثیت سے پناہ حاصل کی۔ ۲۶ اکتوبر کو بھارتی سٹیٹ سکریٹری وی۔ پی۔ مینن جموں پہنچ گیا اور بھگوڑے مہاراجہ ہری سنگھ سے کشمیر کا الحاق ہندوستان سے کئے جانے والے دستاویز پر دستخط کروایا اور اُسے وعدہ کہ بھارت اُسے کشمیر پر قبضہ قائم رکھنے کیلئے فوجی مدد کرے گا۔ اور جب وی۔ پی۔ مینن واپس دہلی پہنچ جاتے ہیں اور دہلی پر اپنے خیالات اور ارادوں کا اظہار Freedom at Mid Night کے مصنف کے مطابق یوں کرتے ہیں۔

" V.P. Menon was Back in Dehli hom e late the evening of the same day 26th October, Alexander symon, British Deputy High Comissioner, joined him for drink few minutes after his return, Memon was jubilant. He poured for each a still drink. As they sat down, an enormous smile spread across his face.